پاکستان سولہ کروڑ مسلم امہ کا ملک ھے، اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔

عنایت اللہ

اینٹی کرسچن جمہوریت نے ملت کو دین اور دین کے ضابطہ حیات سے الگ کر دیا ہے، رسول عربی ﷺ کی امت کو بے دینی کی ذلت اور رسوائی کی داستان رقم کرنے سے محفوظ کرنا درکار ہے۔

ان اینٹی کرسچن جمہوریت کے سیاسی رہبروں اور بے دین جمہوریت کے دینی رہنماؤں اور حکمرانوں سے درج ذیل سوالات کی روشنی میں عوام سے رائے حاصل کرنا اور فیصلہ کروانا مقصود ہے۔تا کہ ملت دین کی روشنی میں اپنی منزل کا تعین کر سکے اور منزل کی طرف گامزن ہو سکے۔اپنی بھلائی اور مخلوق خدا کی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکے۔

۱۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ دیہاتوں میں بسنے والے کسان پورے **ملک** کو خوراک، لباس، ہر قسم کی سبزی، پھل اور میوہ جات مہیا کرتے ہیں۔

۲۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ انسانوں اور حیوانوں کی بنیادی ضروریات حیات مہیا کرنے کے علاوہ وہ **ملک** کے تمام کارخانوں، فیکٹریوں اور ملوں کو خام مال مہیا کرنے کا فریضہ بھی ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔

۳۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ کسان ان تمام وسائل کو پیدا کرتے ہیں اور یہی اسکے اصل مالک ہیں! ہے کوئی جو انکی ملکیت کو جھٹلا سکے۔

۴۔کیا کوئی اہل وطن اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ بھٹوں میں اینٹیں فیکٹریوں میں سیمنٹ اور کارخانوں میں لوہے کو تیار مزدور ہی کرتا ہے۔

۵۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ **ملک** کے تمام کارخانوں، ملوں، فیکٹریوں کی تعمیرات کا کام مزدور، محنت کش، معمار، الیکٹریشن اور ہنرمند ہی سرانجام دیتے ہیں۔اینٹ، سیمنٹ اور لوہا بھی انہی کا تیار کیا ہوتا ہے۔

۶۔کیا کوئی شخص اس بات سے انکار کرسکتا ہے۔کہ انکی تمام مشینری، مزدور، محنت کش اور ہنرمند ہی تیار کرتے اور یہی انسٹال بھی کرتے ہیں۔

۷۔کیا کوئی شخص اس بات کو مسترد کرسکتا ہے کہ **ملک** کی تمام فیکٹریوں، ملوں اور کارخانوں سے تیار ہونے والے سٹاک ان ہی کی محنت کا ثمر ہیں۔

۸۔کیا سیاستدان، حکمران اور مالکان اور عوام اس بات سے متفق ہیں کہ کسان پورے **ملک** کو بنیادی ضروریات حیات، خوراک ولباس اور تمام ملوں فیکٹریوں کارخانوں کو خام مال مہیا کرتے ہیں۔مزدور، محنت کش ہنرمند تمام ملوں فیکٹریوں کارخانوں کی تعمیرات کرتے اور مشینری انسٹال کرتے اور وہی ان سے ہر قسم کی مصنوعات تیار کرتے ہیں۔پھر بتائیں انکے اصل مالک کون ہیں!

۹۔کیا یہ مالکان سیاستدان حکمران اور **ملک** کے تمام اعلیٰ نسل کے تاجر بتا سکتے ہیں۔کہ انہوں یہ دولت یہ سرمایہ، یہ خام مال، یہ لباس، یہ خوراک، یہ عالیشان محل، یہ لینڈ کروزریں، مرسڈیز قیمتی گاڑیاں اور تمام سامان تعیش کہاں سے اور کیسے حاصل کیا ہے۔ملکی خزانہ اور زرمبادلہ کو کون اور کیسے خاکستر کیا جارہا ہے۔اعتدال ومساوات کو کیسے ختم کیا جاچکا ہے

۱۰۔کیا یہ سیاستدان اور حکمران بتانا پسند فرمائیں گے کہ صدر ہاؤس، وزیراعظم ہاؤس، ایک چوکیدار، اردلی، چٹھمین، ایک کسان اور ایک مزدور کے جھونپڑے کا معیار حیات دین کے مطابق ہے۔

۱۱۔کیا سیاستدان حکمران کرسچن جمہوریت کے نظام حیات اور اسلام کے نظام حیات کے فرق کو سمجھتے ہیں۔شاہی تصرفانہ اور عیاشانہ رائج الوقت کرسچن جمہوریت کا طبقاتی نظام حیات اسلام میں جائز ہے۔کیا یہ اسلامی اعتدال و مساوات کا اصول ہے یا اسکے متضاد۔سکا جواب عوام کی عدالت کو پیش کریں۔اسکا فیصلہ مسلم امہ کرے گی کہ کرسچن جمہوریت کا نظام مسلم امہ پر مسلط کرنے کے دینی اور دنیاوی نقصانات کیا ہیں۔

۱۲۔پاکستان ۱۹۴۷ کو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔اس وقت سے لیکر آج تک جن سیاستدانوں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں، حکومتی تاجروں اور انکے علاوہ جن لوگوں کو جتنے قرضے دیئے گئے اور جن کو ملوں فیکٹریوں کارخانوں اور بیرونی ممالک تجارت کے اجازت نامے جاری کئے اور جن کو یہ قرضے معاف کئے، قرضہ جات جاری کرنے والوں، معاف کرنے والوں، معاف کروانے والوں کے ناموں کی تفصیلی رپورٹ پیش کریں تا کہ پتہ چل اسکے ملت کی اقتصادی لاش کو نوچنے والے کون لوگ ہیں۔اصل حقائق سے آگاہ ہونا اور اپنی ملکیتوں کو واپس لینا، ان مجرموں کا احتساب کرنا ملت کے ہر فرد کا حق ہے۔

۱۳۔ملک کا خزانہ اور وسائل ملت کی ملکیت ہیں، ملوں فیکٹریوں کارخانوں یا کسی اور غرض کے لئے بڑے بڑے سرمایہ داروں، جاگیرداروں، وڈیروں کو جو انڈسٹریاں لگانے اور کاروبار چلانے کے لئے بطور رشوت لون جاری کئے۔وہ سب کے سب کسانوں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس اور ملک وملت کی وراثت ہیں۔یہ تمام قرضہ جات اور یہ تمام انڈسٹریاں اور یہ تمام لون ملک کے ہر فرد کی ملکیت ہیں اور وہ ان میں برابر کے حصہ دار ہیں۔اگر ان چند افراد پر مشتمل ٹولہ ان حقائق کو جھٹلا سکتا ہے تو عوام کو مطلع کرے۔

۱۴۔ملک کے تمام کارخانوں، ملوں، فیکٹریوں اور تمام کاروباری اداروں میں کام کرنے والے ورکر جنکی بنا پر یہ ملک ترقی کی منازل طے کر رہا ہے ان میں برابر کے حصہ دار ہیں۔۱۵۔یہ جب چاہیں اپنا کیس اپنے قانونی ماہرین کے ذریعہ عوامی عدالت کے روبرو پیش کر لیں، منصف بھی اپنی مرضی کے ڈھونڈ لیں۔انہی کے مروجہ ملکی قانون کی روشنی میں ان اعتدال و مساوات کے نظام کو کچلنے کی سزائیں از خود تجویز کروالیں، یہ ملک وملت سے ناانصافی اور عدل کشی کے جرائم کے مرتکب ہیں۔انہوں نے سرکاری خزانہ، ملکی وسائل کی امانتوں کو اقتدار کی نوک پر بری طرح لوٹا اور اپنی ملکیتوں میں بدل لیا، ملک میں معاشی بحران ہر دور میں پیدا کرتے رہے اور ملک معاشی بحران کی ہچکیوں، سسکیوں کا شکار رہا۔انکی عدل کشی، عدم مساوات کی پالیسیوں نے مشرقی پاکستان کو الگ کروادیا۔انکا عبرت نامہ انکے ہاتھوں میں دے دو۔فیصلہ ہر قسم کے شک وشبہ سے مبرا اور مستند ہے۔انکے جرائم کی سزا اسقدر خوفناک ہے۔نہ یہ خود بچتے ہیں اور نہ انکی جائیدادیں۔

۱۶۔یہ ملک کسانوں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کا ہے، ملک کی تمام ملکیتیں انکی ہیں نہ کہ ان چند ہارس ٹریڈنگ کے اقتدار پرست غاصبوں کی، انکو قومی ملکیت قرار دیا انکا حق بنتا ہے۔

۱۷۔یہ جب چاہیں، اپنا کیس اپنے قانونی ماہرین کے ذریعہ عوامی عدالت کے روبرو پیش کر لیں۔منصف بھی اپنی مرضی کے ڈھونڈ لیں۔

انہی کے مروجہ ملکی قانون کی روشنی میں
اپنی ان اعتدال ومساوات کے نظام کو کچلنے کی سزائیں ازخود تجویز کروالیں۔ یہ ملک وملت سے ناانصافی اور دل کشی کے کے جرائم کے مرتکب ہیں۔انہوں نے سرکاری خزانہ اور ملکی وسائل کی امانت کواقتدار کی نوک پر بری طرح لوٹا، ہارس ٹریڈنگ کے ذریعہ تمام اربوں کے کیس ختم کئے اور ملک میں معاشی بحران اسقدر پیدا کیا۔ کہ ملک دیوالیہ ہونے کو پہنچ گیا۔ انکی عدم مساوات کی پالیسیوں نے مشرقی پاکستان کو الگ کردیا۔ان کا عبرت نامہ ان کے ہاتھوں میں دے دو۔ فیصلہ ہر قسم کے شک وشبہ سے مبرا اور مستند ہے۔ان کے جرائم کی سزا اس حد تک خوفناک ہے۔ کہ یہ نہ تو خود بچتے ہیں اور نہ ان کی جائیدادیں۔

۱۸۔ یہ ملک کسانوں، محنت کشوں، ہنرمندوں اور عوام الناس کا ہے، ملک کی تمام ملکیتیں انکی ہیں نہ کہ ان چند غاصبوں کی۔ انکو قومی ملکیت قرار دینا انکا حق بنتا ہے۔ یہ تمام احتساب کمیشن یہ تمام کمیٹیاں، یہ تمام محتسب کے دفاتر، یہ تمام عدالتیں، یہ تمام منصف ان کی اعلیٰ ڈگریاں ان کو مبارک، جو واضح ثبوتوں کے باوجود ان گھناونے کیسوں کو نمٹانے، الجھانے اور التواء میں ڈالنے کے لئے تمام حکمرانوں کی مدد اور معاونت کرتے اور سرکاری خزانے سے بہت بڑی بڑی تنخواہیں، شاہی مراعات اور بیشمار سہولتیں لیتے رہے۔ یہ ملک چند بے دین اینٹی کرپشن جمہوریت کے سیاستدانوں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں، تاجروں، حکمرانوں اور آمروں کا نہیں بلکہ سولہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان کا ہے۔

۲۰۔ان کے یہ تمام انتظامیہ اور عدلیہ کے شعبے اور اعلیٰ افسران انکے محکوم، انکے حکم کے پابند اور انکے جرائم کو تحفظ فراہم کرتے چلے آرہے ہیں۔انہوں نے اپنی انتظامیہ اور عدلیہ کی فوج کے تعاون سے ملک پر غاصبانہ قبضہ کررکھا ہے، یہ ملک ان مجرموں کا گھوارہ بن چکا ہے، ملک کی انتظامیہ اور عدلیہ انکی محکوم ہے۔ انکو یہ شاہی تنخواہیں، شاہانہ سہولتیں اور لامحدود اختیارات اس غاصب نظام کو چلانے کیلئے دیتے ہیں۔ جنکے ذریعہ یہ عدل کشی کا کھیل ملک میں جاری کئے ہوئے ہیں۔

۲۱۔ ان سب برائیوں کا تدارک دین کی روشنی میں ایک جدید تعلیمی نصاب قائم کرنے سے ہوگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ کی پیروی سے محبت اور ادب کے چراغ پھر سے روشن کرنے ہونگے۔ عدل وانصاف کو قائم کرنے کی طاقت اور توفیق میسر ہوگی۔ اعتدال ومساوات کا ضابطہ قائم ہوگا۔ فطرت کے مخفی خزانے میدان عمل میں عطا بن کر مدد اور معاونت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ حکومت وقت اور اپوزیشن کے نیک دل، پاکیزہ فطرت افراد کو ایسا کرنے اور بدکردار ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

۲۲۔ اللہ تعالیٰ ان غاصب حکمرانوں سے ان سے لوٹا ہوا خزانہ ملکی سرمایہ اور بیرونی ممالک کے بینکوں میں پڑے ہوئے ڈالر، پاکستان میں واپس لانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان تمام مجرموں کی لسٹ شائع کرنے کی ہمت بخشیں۔ تاکہ عوام ان لٹیروں اور رہزنوں کا احتساب ازخود کرسکیں۔ آمین۔

۲۳۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے رشوتیں لیں۔ کمیشن کھائے، اور بینک اندرون اور بیرون ملک ڈالروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے یہ تمام مخفی اور ظاہری خزانے، جائیدادیں، بیرون ممالک کاروبار، کارخانے محل، بنگلے ضبط کرکے ملک کے خزانے میں جمع کرائے

جائیں۔

۲۴۔ حکومت کے نمائندے ہوں یا اپوزیشن لیڈر۔یا پھر ملک میں انہی سات آٹھ ہزار ڈاکہ زنوں، دہشت گردوں کے پاس لوٹی ہوئی ملکی اور آئی ایم ایف کے قرضوں کی تمام رقمیں جو موجود ہیں ۔ان سے واپس لیں ۔تمام قرضہ جات اس لوٹی ہوئی رقم سے ادا کریں۔تصرفانہ زندگی کا خاتمہ کریں۔اگر حکومت وقت اس عمل میں کوتاہی کرتی، حقائق کو چھپاتی، پردہ پوشی کرتی ہے۔تو یہ ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔کہ مجرم اب بھی ہمارے حکمران ٹولہ کی صفوں میں موجود ہیں ۔جو ایک خوفناک اور عبرتناک خونی انقلاب کو دعوت دے رہے ہیں ۔جو نہ ملک کیلئے مناسب ہوگا اور نہ انکے لئے ۔

۲۵۔اگر عوام کے ساتھ کوئی نیکی کرنی ہے تو وزیروں، مشیروں، ممبروں کی تعداد فوری طور پر کم کریں سیکٹریں اور خوف خدا کو اپنی زندگی میں داخل کریں۔ملکی وسائل اور خزانے کو ان رہزنوں سے محفوظ کریں، ملک میں تمام تفاوتی زندگی کے نظام کو ختم کریں، یہ عمل اپنی ذات سے شروع کریں ۔ ملک میں دین کی روشنی میں ایک تعلیمی نصاب، ایک جیسی مزدوری، ایک جیسی سرکاری واجب سی عوام الناس کے برابر مراعات اور سہولتوں کا قانون نافذ کریں ۔عدل کو قوانین کی طاقت سے نافذ کریں ۔دین کی روشنی میں میر کارواں یعنی خلیفہ وقت اور عام شہری کے معیار زندگی کے تفاوت کو ختم کریں ۔

۲۶۔عوام الناس کو ٹیکسوں کے شکنجوں میں جکڑ کر اور مہنگائی کے اژدہا کے منہ میں ڈال کر ان غاصبوں کے عشرت کدوں اور عیش وعشرت کی زندگی کو پھلنے پھولنے کا گھناؤنا عمل روک دیں ۔اگر ان کو روکا نہ گیا۔تو لامتناہی عذاب کا سلسلہ منطقی اور فطرتی تقاضا ہے ۔اور اس کیلئے تیار رہنا ہوگا۔وقت بدلتے دیر نہیں لگتی ۔جن اقوام میں عدل ختم ہو جائے ۔انصاف دم توڑ جائے تو ایسی اقوام پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہونا قانون فطرت ہوتا ہے اور انکی بقا مخدوش ہو جاتی ہے ۔وقت ہے سنبھل جاؤ!

۲۷۔ عقل کے گھوڑے اور سٹیٹ کے وسائل اور ملک کے خزانے کبھی بھی کسی کو فطرت کے عذاب سے بچا نہیں سکے ۔حق و سچ کی غیبی طاقت سچائی کی پیروی میں مضمر ہوتی ہے ۔فطرت مکمل قدرت رکھتی ہے ۔وہ کسی ملک پر یا حکمرانوں پر عذاب نازل کرنے سے پہلے ضروری وارننگ کسی شکل میں بھی دلوانے کا عمل پورا کر لیتی ہے ۔یہ وارننگ، یہ تنبیہ خدا اور رسول ﷺ کے باغیوں کو اب کھلے عام دی جا رہی ہے ۔

۲۸۔ اگر حکومت وقت قرضے معاف کروانے والوں کے نام اور رواجب الادا رقوم کی لسٹ مہیا نہیں کرتی، رشوتوں، کمیشنوں سے کھولے ہوئے ڈالروں کے اکاؤنٹ اندرون ملک اور بیرون ممالک میں کارخانوں یا جائیداوں یا لوٹے ہوئے خزانہ کے بارے میں جلد از جلد ملت کو تفصیلی طور پر آگاہ نہیں کرتی ۔اور ان لٹیروں سے واپس نہیں لیتی ۔تو یہ بات واضح ثبوت ہوگی ۔کہ یہ تمام حکومتی بدروحیں ملی مجرم ہیں ۔وہ پہلی حکومت کے بہت بڑے عوامی مینڈیٹ میں بھی شامل تھیں، اور اب بھی حکومت کے مزے اور نشے لوٹ رہے ہیں ۔یہ دین کے منافق اسلام نافذ نہیں کریں گے ۔

۲۹۔بلکہ اپنے جرموں پر پردے ڈالنے کی پالیسی پر یوں ہی گامزن رہیں گے ۔ ملک کے دانشوروں اور ردیدہ وروں کی اب یہ ذمہ داری ہے

۔کہ وہ ملت کو حقائق سے آگاہ رکھیں۔پنا نام پیش کر سکتا ہے۔ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ خدا اور رسول ﷺ کی ہدایات کے مطابق حلقہ انتخاب میں اس شخص کا چناؤ کرے جس میں دین کی خوشبو، ادب انسانیت، خدمت انسانیت عمدہ اخلاق، اخوت و محبت کی صلاحیتیں، امانت و دیانت کی صفات، عدل و انصاف کے اوصاف، اعلیٰ اہلیت اور عمدہ صلاحیت کی خوبیاں، صداقتوں کا نور اور حضور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کا وارث ہو۔اس طرح **ملک** کا نظام حکومت ایسے ہاتھوں میں ہوگا جو انسانیت کیلئے بے ضرر اور منفعت بخش ہونگے۔جو دین کے نظریات کا تحفظ اور ضابطہ حیات کی خود بھی پیری کریں گے اور عوام الناس سے بھی اسکی پابندی کروائیں گے اور ایسا حسین و جمیل اسلامی تشخص تیار کریں گے۔جو اللہ تعالیٰ کے قوانین کی اطاعت اور اسکی حاکمیت قائم کریں گے۔

۳۲۔یہ **ملک** اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔**ملک** میں دین محمدی ﷺ کا شورائی جمہوری نظام کا نفاذ اس ملت کا حق ہے۔مغربی کرسچن جمہوریت ایک باطل نظام حکومت ہے جو صرف سرمایہ داروں جاگیرداروں آمروں کی آماجگاہ اور عوام الناس کے معاشی اور معاشرتی حقوق کی مقتل گاہ ہے، اہل بصیرت دینی رہنماؤں کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس کرسچن جمہوریت کے نظام حیات، اسکے دین کش طرز حیات، اسکے سیاستدانوں اور حاکم وقت کی غیر دینی تصرفانہ زندگی، دین کش اعتدال و مساوات جیسی بد اعمالیوں کے بارے میں عوام کو مطلع کریں۔سیاسی عالم دین اور مشائخ کرام کو واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ جب دین کی حدود و قیود کو حکومتی سطح پر کرسچن جمہوریت کی اسمبلیاں اور حکمران توڑ کر مخلوط تعلیم مخلوط معاشرہ اور مخلوط حکومتیں بناتے جائیں۔چادر اور چار دیواری کے دینی ضابطہ کو ختم کردیں اور معاشرے کو دین کے خلاف فحاشی بے حیائی، بدکاری اور زنا کاری کا ماحول مہیا کردیں اور دامن دین ہی ہاتھ میں نہ ہو تو مسلم امہ اور اسلام کیسا! ان تمام دین کش حالات کے اسمبلی ممبران، دینی سیاسی جماعتوں کے رہنما اور حکمران ہی ذمہ دار اور حدود آرڈیننس کے مجرم ہیں اور اس اجتماعی گناہ کے مرتکب ہیں، سزا بھی انہی تمام دینی غاصبوں کو دی جاسکتی ہے، اہل بصیرت افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو ان حالات سے پوری طرح آگاہ کریں، یہی عوام ان کے کردار کی عظمتوں کو جھک کر سلام کریں گے، یا اللہ ان کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔آمین

OOQASA